سوال

(10) کلمہ طیبہ کا ثبوت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا کلمہ طیبہ "لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کا ثبوت کسی صحیح حدیث میں ملتا ہے؟ تحقیق سے جواب دیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔ (حبیب محمد، بیاڑ۔ دیر)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام ابوبکر احمد بن الحسین البیہقی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 458ھ) نے فرمایا:

"اخبرنا ابو عبداللہ الحافظ: ثنا ابو العباس محمد بن یعقوب: ثنا محمد بن اسحاق: حدثنی سعید بن المسیب ان أبو ہریرة رضی اللہ عنہ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال: (أنزل اللہ تعالی فی کتابہ فذکر قوما استکبروا فقال: { إِنَّهُمْ كَانُوا إِذَا قِيلَ لَهُمْ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ يَسْتَكْبِرُونَ (وقال تعالی) إِذْ جَعَلَ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي قُلُوبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَىٰ رَسُولِهِ وَعَلَى الْمُؤْمِنِينَ وَأَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوَىٰ وَكَانُوا أَحَقَّ بِهَا وَأَهْلَهَا { الفتح: 26] وہی (لاإلہ إلا اللہ محمد رسول اللہ) استکبر عنہا المشرکون یوم الحدیبیة یوم کا تبہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علی قضیة المدة؛

"ہمیں ابو عبداللہ الحافظ (امام حاکم، صاحب المستدرک) نے خبر دی (کہا): ہمیں ابو العباس محمد بن یعقوب (الاصم) نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں محمد بن اسحاق (بن جعفر، ابو بکر الصغانی) نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں یحییٰ بن صالح الوحاظی نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں اسحاق بن یحیٰ الکلبی نے حدیث بیان کی (کہا): ہمیں (ابن شہاب) الزہری نے حدیث بیان کی (کہا)؛ مجھے سعید بن المسیب نے حدیث بیان کی، بے شک انھیں (سیدنا) ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث بیان کی (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں نازل فرمایا تو تکبر کرنے والی ایک قوم کا ذکر کرکے فرمایا: یقیناً جب انھیں لاالٰہ الا اللہ کہا جاتا ہے تو تکبر کرتے ہیں۔ (الصفت: 35)

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جب کفر کرنے والوں نے اپنے دلوں میں جاہلیت والی ضد رکھی تو اللہ نے اپنا سکون واطمینان اپنے رسول اور مومنوں پر اتارا اور ان کے لیے کلمۃ التقویٰ کو لازم قرار دیا اور وہ اس کے زیادہ مستحق اور اہل تھے۔ (الفتح: 26)

اور وہ (کلمۃ التقویٰ) لاالٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے۔

(صلح) حدیبیہ والے دن جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مدت (مقرر کرنے) والے فیصلے میں مشرکین سے معاہدہ کیا تو مشرکوں نے اس کلمے سے تکبر کیا تھا۔

(کتاب الاسماء والصفات ص 106،105 دوسرا نسخہ ص 131،تیسرا نسخہ مطبوعہ انوار محمدی الہ آباد 1313ھ ص 81 باب ما جاء فی فضل الکلمۃ الباقیۃ فی عقب ابراہیم علیہ السلام)

اس روایت کی سند حسن لذاتہ ہے۔

حاکم،اصم،محمد بن اسحاق الصغانی،زہری اور سعید بن المسیب سب اعلیٰ درجے کے ثقہ ہیں۔

1۔یحییٰ بن صالح الوحاظی صحیح بخاری و صحیح مسلم کے راوی اور جمہور محدثین کے نزدیک ثقہ تھے۔امام ابوحاتم الرازی نے کہا:صدوق،امام یحییٰ بن معین نے کہا:"ثقۃ"

(الجرح والتعدیل لابن ابی حاتم 9/158 وسندہ صحیح)

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا:ویحیٰ ثقۃ(کتاب الضعفاء الصغیر:145،طبع ہندیہ)

یحییٰ بن صالح پر درج ذیل علماء کی جرح ملتی ہے:

1۔احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ۔2۔اسحاق بن منصور۔3۔عقیلی۔4۔ابواحمد الحاکم

امام احمد کی جرح کی بنیاد ایک مجہول انسان ہے۔دیکھئے الضعفاء للعقیلی (4/408) یہ جرح امام احمد کی توثیق سے معارض ہے۔

ابوزرعہ الدمشقی نے کہا:

"لم یقل یعنی أحمد بن حنبل فی یحیی بن صالح إلا خیرا"

احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ نے یحییٰ بن صالح کے بارے میں صرف خیر ہی کہا ہے۔(تاریخ دمشق لابن عساکر 68/78 وسندہ صحیح)

اسحاق بن منصور کی جرح کا راوی عبداللہ بن علی ہے۔(الضعفاء للعقیلی 4/409)

عبداللہ بن علی کا ثقہ وصدوق ہونا ثابت نہیں ہے لہذا یہ جرح ثابت ہی نہیں ہے۔عقیلی کی جرح الضعفاء الکبیر میں نہیں ملی البتہ تاریخ دمشق (68/79) میں یہ جرح ضرور موجود ہے لیکن اس جرح کا راوی یوسف بن احمد غیر موثق (مجہول الحال) ہے لہذا یہ جرح بھی ثابت نہیں ہے۔

ابواحمد الحاکم (اور بشرط صحت احمد،اسحاق بن منصور اور عقیلی) کی جرح جمہور محدثین کی توثیق کے مقابلے میں مردود ہے۔حافظ ذہبی نے کہا:

"ثقۃ فی نفسہ تکلم فیہ لرایہ"

وہ بذات خود ثقہ تھے،ان کی رائے کی وجہ سے (ابواحمد الحاکم وغیرہ کی طرف سے) ان میں کلام کیا گیا ہے۔(معرفۃ الرواۃ المتکلم فیھم بمالایوجب الرد:367)

حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا:خالد (بن مخلد) اور یحییٰ بن صالح دونوں ثقہ ہیں۔(فتح الباری ج 9 ص 24 تحت ح 5378 کتاب الاطعمۃ باب الاکل مما یلیہ)

اور کہا:"صدوق من اہل الراي"(تقریب التہذیب:7568)

تقریب التہذیب کے محققین نے لکھا ہے : "بل ثقۃ" بلکہ وہ ثقہ تھے ۔ (التحریر ج4ص88)

خلاصۃ التحقیق : ۔ یحییٰ بن صالح ثقہ و صحیح الحدیث ہیں ۔

2 ۔ اسحاق بن یحییٰ بن علقمہ الکلبی الحمصی العوصی صحیح بخاری کے (شواہد کے) راوی ہیں ۔ دیکھئے صحیح البخاری : (628،1355،3299،3443،3927، 6647،7000،7171،7382)

حافظ ابن حبان نے انھیں کتاب الثقات (ج6ص49) میں ذکر کیا اور صحیح ابن حبان (الاحسان : 6074) میں ان سے روایت لی ہے ۔

دار قطنی رحمۃ اللہ علیہ نے کہا :

"أحادیثه صالحة والبخاري یستشهده ولایعتمده في الأصول"

ان کی حدیثیں صالح (اچھی) ہیں ،بخاری شواہد میں ان سے روایت لیتے ہیں اور اصول میں ان پر اعتماد نہیں کرتے ۔ (سوالات الحاکم للدار قطنی : 280)

تنبیہ : ۔

امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ شواہد میں جس راوی سے روایت لیتے ہیں وہ ان کے نزدیک ثقہ ہوتا ہے ۔ (الا یہ کہ کسی خاص راوی کی تخصیص ثابت ہوجائے)

دیکھئے شروط الائمۃ السنہ لمحمد بن طاہر المقدسی (ص18 دوسرا نسخہ ص14)

ابو عوانہ نے صحیح ابی عوانہ (المستخرج علی صحیح مسلم) میں ان سے روایت لی ہے ۔ (ج2ص293) حافظ ابن حجر رحمۃ اللہ علیہ نے کہا :

"صدوق قیل انہ قتل اباہ"

سچا ہے ،کہا گیا ہے کہ اس نے اپنے باپ کو قتل کیا تھا ۔ (تقریب التہذیب : 391)

باپ کو قتل کرنے والا قصہ تہذیب الکمال (طبع مؤسسۃ الرسالہ ج1ص202) میں ادھوری (غیر مکمل) سند :

"ابو عوانۃ الاسفرائنی عن ابی بکر الجذامی عن ابن عوف قال یقال " سے مروی ہے ۔ یہ قصہ کئی لحاظ سے مردود ہے :

1 ۔ ابو عوانہ تک سند غائب ہے ۔

2 ۔ ابو بکر الجذامی نامعلوم ہے ۔

3 ۔ یقال (کہا جاتا ہے) کا قائل نامعلوم ہے ۔

صاحب تہذیب الکمال نے بغیر کسی سند کے محمد بن یحییٰ الذہلی رحمۃ اللہ علیہ سے نقل کیا ہے کہ انھوں نے اسحاق بن یحییٰ کو طبقہ ثانیہ میں ذکر کیا اور کہا :

"مجهول، لم أعلم له روایة غیر یحیی بن صالح الوحاظي، فإنه أخرج إلی له أجزاء من حدیث الزُّهرِيِّ، فوجدتها مقاربة، فلم أکتب منها إلا شیئاً یسیرا"

مجہول ہے ، میرے علم میں یحییٰ بن صالح الوحاظی کے سواکسی نے اس سے روایت بیان نہیں کی۔ انھوں نے میرے سامنے اس کی زہری سے حدیثوں کے اجزاء پیش کیے تو میں نے دیکھاکہ یہ روایات مقارب (صحیح ومقبول اور ثقہ راویوں کے قریب قریب) ہیں۔ میں نے ان میں سے تھوڑی روایتیں ہی لکھی ہیں۔ (ج1ص202)

حافظ ابوبکر محمد بن موسیٰ الحازمی (متوفی591ھ) نے امام زہری رحمۃ اللہ علیہ کے شاگردوں کے طبقہ ثانیہ کے بارے میں کہاکہ وہ مسلم کی شرط پر ہیں۔ (شروط الائمۃ الخمسہ ص57)

معلوم ہواکہ یہ راوی امام محمد بن یحییٰ الذہلی کے نزدیک مجہول ہونے کے ساتھ ثقہ وصدوق اور مقارب الحدیث ہے(!) بصورت دیگر یہ جرح ،جمہور محدثین کے مقابلے میں خلاصۃ التحقیق : اسحاق بن یحییٰ الکلبی حسن الحدیث ہیں۔

فائدہ :۔

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ والی یہی روایت شعیب بن ابی حمزہ نے :

"عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن ابي هريرة رضي الله عنه "

کی سند سے بیان کررکھی ہے۔ (کتاب الایمان لابن مندہ ج1ص359ح99وسندہ صحیح الی شعیب بن ابی حمزہ)

اس شاہد کے ساتھ اسحاق بن یحییٰ کی روایت مزید قوی ہوجاتی ہے۔ والحمدللہ

دوسری دلیل : لَاإِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ پر مسلمانوں کا اجماع ہے۔

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں :

"فَهٰذَا اِجْمَاعٌ صَحِيحٌ، كَالْإِجْمَاعِ عَلَى قَوْلِ : لَاإِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ "

"پس یہ اجماع صحیح ہے جیساکہ "لَاإِلٰهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ" کے کلمے پر اجماع ہے۔ (المحلی ج10ص423،العین، مسئلہ :3025)

حافظ ابن حزم رحمۃ اللہ علیہ مزید لکھتے ہیں :

"وَكَذٰلِكَ مَا اتَّفَقَ عَلَيْهِ جَمِيعُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ بِلَا خِلَافٍ مِنْ أَحَدٍ مِنْهُمْ مِنْ تَلْقِينِ مَوْتَاهُمْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ "

اوراسی طرح تمام اہل اسلام بغیر کسی اختلاف کے اس پر متفق ہیں کہ مرنے والوں کو(موت کے وقت) لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ (پڑھنے) کی تلقین کرنی چاہیے۔ (الفصل فی الملل والاھواء والنحل ج1ص162،الرد علی من زعم ان الانبیاء علیہم السلام لیسواانبیاء الیوم)

معلوم ہواکہ کلمہ اخلاص : کلمہ طیبہ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ کا صحیح حدیث اوراجماع سے ثبوت موجود ہے۔ والحمدللہ وصلی اللہ علی نبیہ وسلم۔

تنبیہ :۔

"مفتی" محمد اسماعیل طورودیوبندی نے "شش کلمے" کے تحت لکھا ہے :

"کلمہ طیبہ۔ "لَاإِلٰہَ إِلَّااللہ مُحَمَّد رَسُول اللہ"

(ترجمہ) نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ (البخاری، مسلم ج1ص73)"

(مختصر نصاب میں 24 طبع 2005ء دارالافتاء جامعہ اسلامیہ، صدر کامران مارکیٹ راولپنڈی)

یہ مکمل کلمہ نہ تو صحیح بخاری کی کسی حدیث میں لکھا ہوا ہے اور نہ صحیح مسلم کی کسی حدیث میں اس طرح موجود ہے۔ مفتی بنے ہوئے علماء کو اپنی تحریروں میں احتیاط کرنی چاہیے اور غلط حوالوں سے کلی اجتناب کرنا چاہیے۔ وماعلینا الاالبلاغ (16/فروری 2007ء) (الحدیث :35)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔ کتاب العقائد۔ صفحہ75

محدث فتویٰ